ادارہ

آخری صفحہ

ایک دفعہ مولانا ظفرعلی خان کے نام مہاشہ کرشن، ایڈیٹر ''پرتاب'' کا ایک دعوت نامہ آیا۔ جس میں لکھا تھا:

''(فلاں) دن پروشٹا (فلاں) سمت بکرمی میرے سُپتر ویندر کا مُونڈن سنسکار ہوگا۔ شریمان سے نویدن ہے کہ پدھار کر مجھے اور میرے پریوار پر کرپا کریں۔'' (شُبھ چنتک کرشن)

(فلاں دن میرے بیٹے ویندر کی سرمنڈائی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ تشریف لاکر مجھ پر اور میرے خاندان پر مہربانی کریں)

مولانا نے آواز دی:

''سالک صاحب! ذرا آیئے گا۔ فرمایا کہ مہربانی کرکے اس دعوت نامے کا جواب میری طرف سے آپ ہی لکھ دیجیے۔ برسات کے دن ہیں، بارش تھمنے کا نام نہیں لیتی۔ میں کہاں جاؤں گا۔ معذرت کردیجیے۔''

میں نے اسی وقت قلم اٹھایا اور لکھا:

''جمیل المناقب، عمیم الاحسان معلی الالقاب، مدیرِ پرتاب

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

نامۂ عنبر شمامہ شرفِ صدور لایا۔ از بسکہ تقاطرِ امطار بحدے ہے کہ مانعِ ایاب وذہاب ہے۔ لہٰذا میری حاضری متعذّر رہے۔

العذرُ عندَ کرامِ النّاسِ مقبولٌ۔''

الرّاجی الی الرحمۃ والغفران

ظفرعلی خان

مہاشہ کرشن نے یہ خط پڑھنے کی کوشش کی۔ کچھ پلے پڑنا تو درکنار، وہ پڑھنے میں بھی ناکام رہے۔ آخر مولانا کو دفتر ''زمیندار'' ٹیلی فون کرکے پوچھا:

''مولانا! آپ کا خط تو مل گیا، لیکن یہ فرمایئے کہ آپ آسکیں گے یا نہیں؟''

اس پر مولانا ظفرعلی خان نے بے اختیار قہقہہ لگایا اور مہاشہ جی سے کہا کہ:

''آپ کا خط میں نے ایک پنڈت جی سے پڑھوایا تھا۔ آپ بھی کسی مولوی صاحب کو بلاکر میرا خط پڑھوا لیجیے۔''

(''نوادراتِ سخن''۔ صفحہ ۸۲،۸۳)